بسم اللہ الرحمن الرحیم

الْحَمْدُ لِلهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ وَالصَّلاَةُ وَالسَّلاَمُ عَلَى خَاتَمِ الأَنْبِيَاءِ وَالمُرْسَلِين نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ أَجْمَعِين، أَمَّا بَعْدُ:

004-24: سورۃالنساء کی مختصر تفسیر (آیات:117-122)

سورۃالنساء کی مختصر تفسیر کا درس جاری ہے اور ہم پہنچے تھے آیت نمبر 117 پر اور یہیں سے درس کا آغاز کرتے ہیں، ارشاد باری تعالیٰ ہے:

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ

﴿اِنْ يَّدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖٓ اِلَّآ اِنٰثًا ۚ وَاِنْ يَّدْعُوْنَ اِلَّا شَيْطٰنًا مَّرِيْدًا ﴿١١٧﴾ لَّعَنَهُ اللّٰهُ ۘ وَقَالَ لَاَتَّخِذَنَّ مِنْ عِبَادِكَ نَصِيْبًا مَّفْرُوْضًا ﴿١١٨﴾﴾ (النساء:117-118)

پچھلی آیت میں اللہ تعالیٰ نے شرک کے تعلق سے فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ شرک کو معاف نہیں کرے گا اور شرک کے سوا اگر اللہ تعالیٰ چاہے تو معاف کر دیتا ہے اور جو اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہراتا ہے تو وہ یقیناً بہت ہی دور گمراہی میں ہے۔

پھر اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿اِنْ يَّدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖٓ اِلَّآ اِنٰثًا﴾: وہ اللہ کے سوا نہیں پکارتے نہیں عبادت کرتے مگر عورتوں کی۔ مؤنث ﴿اِنٰثًا﴾ جمع أنثیٰ ہے۔

جب شرک کی بات ہوئی تو اللہ تعالیٰ نے ان مشرکین کے تعلق سے ایک اہم بات بیان کی ہے کہ ان کی عقلیں اتنی ماری گئی ہیں اور یہ اتنے ناسمجھ ہو چکے ہیں یا نہیں سمجھنا چاہتے اس بڑے مسئلے کو جو اللہ تعالیٰ کبھی معاف نہیں کرے گا جو شرک کا معاملہ ہے جو سب سے بڑا گناہ ہے جو ظلم عظیم ہے اگر تھوڑا سا اپنے گریبان میں جھانک کر دیکھ لیتے اپنا محاسبہ کر لیتے اپنے کلچر کو دیکھ لیتے تو پھر یہ غلطی کبھی نہ کرتے۔

حقیقت میں یہ پکارتے کس کو ہیں؟ یہ عبادت کس کی کرتے ہیں؟ ان کے معبودات میں سے کچھ ایسے معبودات ہیں جن کو ان لوگوں نے اللہ تعالیٰ کے ساتھ شریک کیا ہے جن کے نام عورتوں کے ہیں مؤنث نام ہیں جیسا کہ لات نہیں منات اور عزیٰ خصوصی طور پر یہ مؤنث نام ہیں اور یہ حقیقت ہر عقلمند جانتا ہے کہ نام کا اثر گہرا ہوتا ہے جس کا یہ نام رکھا گیا ہے۔ اور عورت مرد کی طرح نہیں ہے اور وہ بھی اپنے اُس کلچر میں خوب جانتے ہیں کہ جب اُن کے گھر میں کوئی بیٹی پیدا ہو جاتی تو اُن کے غم اور غضب کی وجہ سے منہ کالے سیاہ ہو جاتے اور وہ اپنی بیٹیوں کو زندہ بھی گاڑ دیتے کہ یہ بھی تو عورت ہے نا۔ دیکھیں ایکسٹریمز (Extremes) دیکھیں کہ ایک طرف عورت کے ساتھ یہ سلوک کیا جا رہا ہے دوسری طرف عورت کو ربّ کے ساتھ شریک ٹھہرایا جا رہا ہے تضاد ہے کہ نہیں؟! تضاد ہے۔

یعنی:

(۱) میرے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پیغام کو آپ لوگوں نے سمجھا نہیں ہے اور نہ سمجھنا چاہتے ہیں ہٹ دھرمی ہے۔

(۲) فطرت جس پر اللہ تعالیٰ نے آپ کو پیدا کیا ہے وہ توحید کی فطرت ہے اُس کے بھی تم خلاف جا رہے ہو۔

(۳)اپنی عقل کے بھی خلاف جا رہے ہو۔

(۴)اور اپنے کلچر کے بھی خلاف جا رہے ہو جس پر تم اپنی زندگی بسر کر رہے ہو گزار رہے ہو۔

سبحان اللہ؛ کتنا خوفناک اور عظیم پیغام ہے!

اور اس کے پیچھے راز کیا ہے آخر سمجھدار ہیں اُن کی بھی آنکھیں ہیں اُن کے بھی کان ہیں اُن کے بھی دل ہیں اُن کی بھی زبان ہے بولنے کے لیے اللہ تعالیٰ نے اُن کو یہ سب تمام چیزیں دی ہیں جن سے مسائل کو سمجھ سکتے ہیں آخر وہ اتنی بڑی غلطی کیوں کر رہے ہیں؟!

ان عورتوں کے نام سے معبودات کو موسوم کر کے عبادت کیوں کی جا رہی ہے اور اللہ تعالیٰ کے ساتھ کیوں شریک ٹھہرایا جا رہا ہے اس کے پیچھے جو راز ہے وہ یہ ہے کہ: ﴿وَاِنۡ يَّدۡعُوۡنَ اِلَّا شَيۡطٰنًا مَّرِيۡدًا ۝١١٧﴾: اور نہیں پکارتے مگر سرکش شیطان کو۔

حقیقت یہ ہے کہ:

(۱)ان کی مَت ماری گئی ہے ان کی عقلیں تباہ ہو گئی ہیں۔

(۲)ان کی فطرت تباہ ہو گئی ہے ان کو یہ بُرا کام اچھا لگ رہا ہے یہ اس بُت کے سامنے جس کو ان لوگوں نے اپنے ہاتھوں سے تراشا ہے نام بھی عورت کو دے دیا ہے جس کو وہ زندہ گاڑ دیتے ہیں عورت کی کوئی حیثیت سمجھتے نہیں ہیں۔

(۳)اور شدید غم وغصے میں ہوتے ہیں اور اس غم وغصے کی وجہ سے اُن کے چہرے کالے سیاہ ہو جاتے ہیں جب اُن کے اپنے گھر میں کوئی بیٹی پیدا ہو جاتی ہے۔

تو پھر اُن کو معبود کیسے بنایا ہے؟! اور ان بُتوں کو اپنے ہاتھوں سے تراش کر کیسے عورتوں کو نام دے کر اُن کی عبادت کر کے اللہ تعالیٰ کا شریک بنا دیا ہے؟!

حقیقت میں ان لوگوں کے لیے شیطان نے اس راستے کو آسان کر دیا ہے اور شیطان کی وجہ سے اس کے بہکاوے میں آکر اُس کی بات کو سن کر ان لوگوں نے اللہ تعالیٰ کے ساتھ اِن کو شریک بنایا ہے اور حقیقت میں یہ لوگ ان کو نہیں پکارتے حقیقت میں شیطان کو پکارتے ہیں۔

شیطان کی عبادت "شرک الطاعۃ" شرک کی ایک قسم ہے شرک اکبر کی اقسام میں سے کہ شیطان کی پیروی کرنی ہے شیطان کے پیچھے چلنا ہے اُس کے بہکاوے میں آنا ہے اُس کی ہر بات کو ماننا ہے اپنے نفس کی تسکین کے لیے (نعوذ باللہ)۔

انہوں نے چاہا تو کیا نا شیطان نے مجبور کیا ہے کیا؟! شیطان تو خود آخرت میں کہے گا کہ میں نے مجبور نہیں کیا تھا میں نے صرف تمہیں دعوت دی تھی تم قبول کر کے خود جہنم رسید ہوئے ہو۔

میں نے تمہیں صرف بلایا تھا بس مجبور میں نے نہیں کیا تھا شیطان خود گواہی دے گا روز محشر میں جہنم میں خود کہے گا!

پھر اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے جب حقیقت یہ ہے: ﴿لَّعَنَهُ اللّٰهُ﴾: اللہ تعالیٰ نے اُس پر لعنت بھیجی ہے (شیطان پر)۔

اور لعنت سے مراد کیا ہے؟ اللہ تعالیٰ کی رحمت سے دوری کی بد دعا کہ اللہ تعالیٰ کی رحمت سے دور ہو گیا ہے اب اللہ تعالیٰ کی رحمت شیطان پر کبھی نہیں ہو گی اللہ تعالیٰ کی رحمت سے محروم ہے ہمیشہ کے لیے لعنتی ہے۔

﴿لَّعَنَهُ اللّٰهُ﴾: کیونکہ اتنے بڑے گناہ میں لوگوں کو بہکایا ہے اور لوگوں نے اس کی بات کو مان لیا ہے لوگوں کے پاس کوئی عذر نہیں ہے اُس کی اِس بات کو ماننے کا، یہ خود ملعون ہے اور اپنے ساتھ اُن کو بھی اس لعنت میں شریک کر رہا ہے جو شرک کرنے والے ہیں (نعوذ باللہ)۔

﴿وَقَالَ لَاَتَّخِذَنَّ مِنْ عِبَادِكَ نَصِيْبًا مَّفْرُوْضًا ۝۱۱۸﴾: اور شیطان نے کہا اس ملعون نے (دیکھیں اب یہ کیا گواہی دے رہا ہے اور کیا کہہ رہا ہے) کہ میں تیرے بندوں سے اپنا حصہ ضرور لوں گا (یا حصہ لے کر رہوں گا)۔

کون سا حصہ؟ ﴿نَصِيْبًا مَّفْرُوْضًا﴾: مقرر حصہ جو لازمی ہے، لفظ مفروض کا ہے فرض کا ہے یعنی یہ لازمی ہے لے کر رہوں گا میں اس سے بچ نہیں سکیں گے۔

اور دوسری آیت میں خود شیطان نے گواہی دی ہے: ﴿اِلَّا عِبَادَكَ مِنْهُمُ الْمُخْلَصِيْنَ ۝۴۰﴾ (الحجر:40): جو مخلص آپ کے بندے ہیں اُن پر میرا زور نہیں چلے گا وہ میرے بہکاوے سے بچ نکلیں گے (میرا زور اُن پر نہیں ہے خود شیطان گواہی دیتا ہے) لیکن جو اکثریت ہے وہ شیطان کے بہکاوے میں آئے گی۔

﴿وَقَالَ لَاَتَّخِذَنَّ﴾: اس میں تاکید کے ساتھ شیطان یہ بیان کر رہا ہے کہ تیرے بندوں میں سے ایسے لوگ ہوں گے جن کو میں اپنا بنا لوں گا میرے پیچھے چلیں گے میری بات مانیں گے یہاں تک کہ کس حد تک جائیں گے؟ کہ:

(۱) اُن کی عقلیں بھی کام نہیں کریں گی۔

(۲) اُن کی فطرت کام نہیں آئے گی۔

(۳) اُن کا اثر و رسوخ اُن کے کام نہیں آئے گا۔

(۴) اُن کی حکمت بھی اُن کے کام نہیں آئے گی۔

(۵) اُن کا کلچر اُن کے کام نہیں آئے گا۔

(۶) کچھ کام نہیں آئے گا اُن کو اندھا بنا دوں گا اپنے پیچھے چلا دوں گا وہ میری ہی سنتے رہیں گے اور میری ہی بات کرتے رہیں گے میری پیروی کرتے رہیں گے (نعوذ باللہ)۔

پھر آگے یہ شیطان کہتا ہے اسی شیطان کی زبانی اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿وَّلَاُضِلَّنَّهُمْ وَلَاُمَنِّيَنَّهُمْ وَلَاٰمُرَنَّهُمْ فَلَيُبَتِّكُنَّ اٰذَانَ الْاَنْعَامِ وَلَاٰمُرَنَّهُمْ فَلَيُغَيِّرُنَّ خَلْقَ اللّٰهِ ۭ وَمَنْ يَّتَّخِذِ الشَّيْطٰنَ وَلِيًّا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ فَقَدْ خَسِرَ خُسْرَانًا مُّبِيْنًا ۝۱۱۹﴾ (النساء:119)

اب یہ شیطان جو ہے یہ بھی بیان کر رہا ہے کہ اُس نے اللہ کے بندوں کو کیسے بہکانا ہے یہ طریقے بھی بتا رہا ہے اور یہ اللہ تعالیٰ کا ہمارے اوپر کرم ہے کہ اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں ہمیں یہ خبر دے رہے ہیں اور یہ طریقے بھی بتا رہے ہیں تاکہ ہم شیطان کے بہکاوے سے اپنے آپ کو بچا لیں تو ہمارے پاس کیا عذر ہے؟!

دیکھیں اس بندے کے پاس انسان کے پاس کیا عذر ہے (سبحان اللہ) اور شرک جیسے بڑے گناہ! (إنا لله وإنا إليه راجعون)۔

﴿وَّلَاُضِلَّنَّهُمْ﴾: اور یقیناً انہیں میں ضرور بہکاؤں گا: تاکید کے ساتھ:

(۱) گمراہ کر کے رہوں گا، راہ راست سے ہٹادوں گا، صراط مستقیم کے قریب تک نہیں جانے دوں گا۔

(۲) اُن کے علم اور عمل میں خلل ڈال دوں گا۔

کیونکہ صراط مستقیم علم اور عمل پر قائم ہے نا تو علم میں خلل بھی ہو گا اور عمل میں خلل بھی ہو گا کیسے ہو گا؟ یا دونوں میں ہو گا، یا بغیر علم کے عمل کریں گے، یا علم ہو گا تو اُس میں تحریف کر لیں گے اور اُس علم کے مخالف عمل کریں گے، یا عمل کریں گے نہیں یا بغیر علم کے عمل کریں گے راہ راست سے صراط مستقیم سے اُن کو گمراہ کر کے رہوں گا۔

اور اس کے ساتھ ساتھ: ﴿وَلَاُمَنِّيَنَّهُمْ﴾: اور اُنہیں ضرور امیدیں دلاؤں گا میں (یقیناً)۔

شیطان کیا امیدیں دے گا؟ کہ:

(۱) یہی تمہارا راستہ ہے یہی بھلائی کا راستہ ہے اس سے تمہیں سکون ملے گا جاؤ قبر کا طواف کرو۔

(۲) قبر والے کے لیے نذریں نیازیں دو بکرا ذبح کرو تمہیں سکون ملے گا تمہاری دعائیں قبول ہوں گی۔

ہر خوفناک راستے کو خوبصورت بنا کر دکھا دیتا ہے! اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کو بہت ہی پیارے انداز میں اُن کے سامنے رکھ دیتا ہے اور یہ پیچھے چلے جاتے ہیں شیطان کی پیروی کرنے والے عاقبت نہیں دیکھتے انجام کی طرف نہیں دیکھتے کہ انجام کیا ہونے والا ہے! اس لیے جو اللہ تعالیٰ کے نافرمان ہیں وہ اسی غلط فہمی کا شکار ہوتے ہیں کہ وہ ٹھیک کر رہے ہیں:

﴿...يَحْسَبُوْنَ اَنَّهُمْ يُحْسِنُوْنَ صُنْعًا﴾ (الكهف:104)۔

نصاریٰ دیکھیں کہتے ہیں کہ عیسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام (نعوذ باللہ) اللہ تعالیٰ کا بیٹا ہے، فخر کرتے ہیں اپنا عقیدہ بیان کرتے ہیں اپنے ایمان کی اساس بیان کرتے ہیں کہ تین ہیں اور تینوں میں سے ہر ایک برابر ہے، Trinity کی بدعقیدگی:

کس نے اس بدعقیدگی کو اُن کے دل میں رکھا ہے اور خوبصورت بنا کر دکھایا ہے؟ کس نے یہ کہا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے بیٹے کا امکان ہو سکتا ہے؟ صرف یہ نہیں کہ اللہ تعالیٰ کا بیٹا ہے بلکہ اُس کو اپنا ایمان اپنا عقیدہ بھی بنا دیا ہے اور اس پر آج بھی قائم ہیں (نعوذ بالله، إلا من رحم الله سبحانه وتعالیٰ)۔

اپنے ہاتھوں سے بُت کو تراشتے ہیں تیار کرتے ہیں خوبصورت بناتے ہیں اور سجدہ بھی کرتے ہیں نذر و نیازیں بھی کرتے ہیں قربانی بھی دیتے ہیں اُمیدیں ہیں کہ یہ کریں گے تو ہماری بگڑی بن جائے گی ہماری مصیبتیں ٹل جائیں گی اور ہمارے بھی کام سیدھے ہو جائیں گے۔

شیطان اُن کو یہ مشکل راستے آسان کر کے دکھاتا ہے یہ طریقے اُن کے راستوں میں خوبصورت کر کے سامنے رکھ دیتا ہے کہ اسی میں تمہاری نجات ہے (نعوذ باللہ) اور خواہش نفس کی پیروی کرتے کرتے اُن کو صرف یہیں پر سکون ملتا ہے جہاں پر شیطان اُن کو پھیر دیتا ہے کیونکہ جیسے میں نے کہا ہے کہ فطرت نہیں رہی عقل نے کام نہیں کیا کلچر سے کوئی فائدہ نہیں ہوا جس کو انہوں نے خود بنایا ہے کوئی کام چیز نہیں آئے گی!

جب فطرت بھی تباہ ہو جاتی ہے انسان کی پھر عقل بھی کام نہیں کرتی اور پھر شیطان کے بہکاوے کے سوا اور شیطان کی امیدوں کے سوا کوئی چیز باقی نہیں رہتی۔

اور پھر اسی میں دو تین چیزوں کا شیطان نے ذکر کیا ہے اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

1-﴿ وَلَاٰمُرَنَّهُمْ ﴾: میں اُن کو حکم دوں گا۔ کس کو؟ جو میری پیروی کرنے والے ہیں جو اپنے ربّ کی نافرمانی کرنے والے ہیں اُن کو میں حکم دوں گا، شیطان اُن کا حاکم ہے اُن کو حکم دینے والا ہے: ﴿ وَلَاٰمُرَنَّهُمْ ﴾۔

2-﴿ فَلَيُبَتِّكُنَّ اٰذَانَ الْاَنْعَامِ ﴾: تو وہ ضرور چیریں گے کاٹیں گے جانوروں کے کانوں کو۔

ان بُتوں کے لیے جانوروں کے کانوں کو ایک کٹ لگایا جاتا تھا نشانی کے طور پر کہ اب یہ جانور جو ہے بکری ہے گائے ہے اونٹ ہے یہ حرام ہو گیا ہمارے اوپر۔ اللہ تعالیٰ نے حلال کیا حرام کیوں ہے؟ کہتے ہیں کہ نہیں! یہ بحیرہ، سائبہ جسے کہتے ہیں (ہم نے چھوڑا ہے "سائبہ" چھوڑ دی جانے والی)، ہم نے چھوڑ دیا ہے ہم پر یہ حرام ہے ہم نہیں کھائیں گے اسے۔

اللہ تعالیٰ نے حلال کیا ہے تو شیطان نے اُن کو حکم دیا ہے کہ اس جانور کو اپنے اوپر حرام کر لو اور یہ جو بُت ہیں تمہارے ان کے چڑھاوے کے لیے بھیج دو، اور کان پر خاص نشانی لگا دی جاتی تھی کان کو چیر دیا جاتا تھا: ﴿ فَلَيُبَتِّكُنَّ ﴾ (چیرنا، کاٹنا)۔ اُن جانوروں کے کانوں کو یوں کاٹ دیتے تھے تو کٹے ہوئے کانوں کا جانور جو ہے اُن کو پتہ چل جاتا تھا کہ یہ کھانا حرام ہے یہ بُتوں کے چڑھاوے کے لیے ہے دیکھیں شرک کیسے مزین کر دیا؟! قربانی اللہ تعالیٰ کے لیے ہے اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کے لیے جائز نہیں ہے، کسی بُت کے لیے کسی غیر اللہ کے لیے قربانی کرنا شرک ہے اور شیطان نے اُن کے لیے یہ کام بھی آسان کر دیا (نعوذ باللہ)۔

3-اور دیکھیں اور کیا حکم ہے اس کے سوا اس کے علاوہ: ﴿ وَلَاٰمُرَنَّهُمْ فَلَيُغَيِّرُنَّ خَلْقَ اللّٰهِ ﴾: کہ وہ اللہ تعالیٰ کی خلق کو ضرور بدلیں گے۔

اُس زمانے میں بدلنے کے جو تھوڑے سے طریقے تھے جیسے حدیث میں آیا ہے:

(۱) نمص جانتے ہیں نمص کیا ہوتا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے لعنت بھیجی ہے اُن عورتوں پر جو نمص کرتی ہیں۔

بھنووں کو کاٹنا تراشنا اسے نمص کہتے ہیں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے لعنت بھیجی ہے یہ اللہ تعالیٰ کی خلق کو تبدیل کرنا ہے۔

(۲) اور دوسرا گیپ (Gap) بنانا دانتوں کا یہ بھی اسی میں سے ہے۔ دانت ٹوٹا ہے علاج کی بات نہیں کر رہے ہم دانت ٹوٹا ہے دانت لگاؤ کیا مسئلہ ہے، دانت آپ کے آپس میں بالکل جیسے پھنسے ہوئے ہیں بریسز (Braces) لگا کر اُن کو واپس کر و ٹھیک ہے لیکن اللہ تعالیٰ کی خلق کو تبدیل کرنا اپنی حقیقت کو تبدیل کرنا سب اس میں شامل ہے۔

(۳) ٹیٹو (Tattoo) لگانا اس میں شامل ہے۔

اب جو نئی مصیبتیں بعض عورتوں میں آئی ہیں اور بعض مرد بھی اس میں مبتلا ہو گئے ہیں اللہ تعالیٰ رحم کرے:

(۱) بوٹوکس (Botox) کے انجیکشنز ہیں۔ (۲) لپس (Lips) کو بڑا کرنا ہے۔ (۳) اپنے یہ جو گال ہیں ان کو بڑا کرنا ہے۔

یہ چیزیں جو نئی آئی ہیں تجمیل (خوبصورتی) کے نام پر یہ سب اس میں شامل ہیں۔

سوال: پلاسٹک سرجری بھی؟

جواب: پلاسٹک سرجری بھی اس میں شامل ہے اگر علاج کے لیے نہیں ہے۔

کسی کا منہ جل گیا ہے وہ علاج کے پلاسٹک سرجری کروانا چاہتا ہے علاج کے لیے جائز ہے اگر علاج کے لیے نہیں ہے (میں پھر بار بار کہہ رہا ہوں اگر علاج کے لیے نہیں ہے) صرف خوبصورتی کے لیے ہے تو یہ اس میں شامل ہے اس میں شمار ہوگا کہ اللہ تعالیٰ کی خلق کو تبدیل کرنا ہے۔

میں نے ایک درس میں بتایا بھی تھا کہ ایک شخص تھا جس نے اپنے منہ کو تبدیل کرکے کتے کا منہ بنا دیا! پورے منہ کو اُس نے سرجری کروا کر کتے کا منہ ڈال دیا اُس میں اتنے اُس کو کتے پسند تھے! (نعوذ باللہ)۔یعنی انسان یہاں تک بھی گر سکتا ہے جا سکتا ہے؟! کبھی دیکھا ہے کہ انسان جب اپنی فطرت سے ہٹ جاتا ہے ناتو کتنی دور جا سکتا ہے؟! (نعوذ باللہ)۔

﴿فَلَيُغَيِّرُنَّ خَلْقَ اللّٰهِ﴾: جس بہترین ساخت پر اللہ تعالیٰ نے انسان کو پیدا کیا ہے اس کو تبدیل کرنا چاہتا ہے۔

ہاں! کوئی لولا لنگڑا پیدا ہوا ہے وہ اس کا علاج کرنا چاہتا ہے کر سکتا ہے کس نے منع کیا ہے۔

کوئی گنجا ہے وہ ہئیر امپلانٹ (Hair Implant) کر سکتا ہے کہ نہیں؟ یہ بھی تو خوبصورتی میں سے ہے ابھی منع کر رہا ہوں میں لیکن یہ خوبصورتی علاج کے لیے ہے دلیل کوئی جانتا ہے کہ یہ خوبصورتی نہیں علاج ہے؟

صحیح بخاری کی حدیث میں تین لوگوں کا قصہ اُن میں سے ایک کوڑھ کی بیماری میں مبتلا تھا دوسرا اندھا تھا تیسرا گنجا تھا اللہ تعالیٰ نے اُن کو آزمایا ہے اور فرشتہ انسان کی شکل میں بھیجا ہے تینوں سے اُس نے پوچھا کہ تمہیں کیا چاہیے؟ تو ہر ایک نے اُن میں سے اپنے علاج کی بات کی ہے:

(۱) کوڑھ والے نے کہا کہ یہ بیماری چلی جائے۔

(۲) اور اندھے نے کہا کہ میری بینائی واپس آجائے۔

(۳) گنجے نے کیا کہا؟ مجھے بال چاہیئں۔

تو گنجا پن جو ہے اُس کو ختم کرنے کے لیے علاج کیا جاتا ہے اگرچہ اُسے پیوند جو امپلانٹ (Implant) ہوتا ہے وہ کیا جائے۔

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ گنجا پن جو ہے اُس کا علاج اس میں شامل نہیں ہے یہ تغيير في خلق الله نہیں ہے یہ علاج میں سے ہے اس کی دلیل یہ حدیث ہے۔

پھر اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ﴿وَمَنْ يَّتَّخِذِ الشَّيْطٰنَ وَلِيًّا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ فَقَدْ خَسِرَ خُسْرَانًا مُّبِيْنًا ۝١١٩﴾: اور جو بنائے اللہ تعالیٰ کے سوا شیطان کو دوست تو وہ صریح نقصان میں پڑ گیا ہے: ﴿خَسِرَ خُسْرَانًا مُّبِيْنًا﴾۔

کیا کوئی شیطان کو دوست بھی بنا سکتا ہے سوال ہے؟ کیا خیال ہے کبھی آپ نے دیکھا ہے کوئی انسان کہے کہ شیطان میرا دوست ہے؟ زبان سے کہتا ہے کوئی بندہ؟ نہیں کہتا۔ شرک کرنے والا کہتا ہے بدعت کرنے والا کہتا ہے شراب پینے والا سود کھانے والا والدین سے بدسلوکی کرنے والا رشتے توڑنے والا کہتا ہے کہ شیطان میرا دوست ہے؟ حقیقت میں ہوتا کیا ہے؟ حقیقت میں شیطان کا دوست ہے۔

وہ اپنی حالت سے اپنے عمل سے گواہی دیتا ہے کہ وہ شیطان کا دوست ہے کب؟ جب اُس کی پیروی کرتا ہے، اب شیطان نے اُس کو کہا ہے کہ تم نے یہ کرنا ہے اور اُس نے کیا ہے۔

جب عورت بے پردہ ہوتی ہے اور میک اپ کر کے گھر سے نکلتی ہے اور اجنبی مردوں میں غیر محرم مردوں میں جا کر بیٹھ جاتی ہے یا اُن سے اپنا چہرہ نہیں چھپاتی ہے تو اُس نے کس کی بات کو مانا ہے؟

دیکھیں آپ کا دوست کون ہوتا ہے جس کی آپ بات مانتے ہیں وہی آپ کا دوست ہوتا ہے نا؟ اچھا ولی ہوتا ہے بہت ہی قریبی دوست جو آپ کے ساتھ رہتا ہے اور آپ کی بات سنتا بھی ہے اور منواتا بھی ہے یہی ہوتا ہے نا جسے ہم لنگوٹیا یار بھی کہتے ہیں عام زبان میں کہ آپ کا قریبی دوست۔

بعض ایسے انسان ہیں جن کا سب سے قریبی دوست شیطان ہوتا ہے اور یہ اللہ تعالیٰ کے نافرمان ہوتے ہیں جتنی نافرمانی اتنی زیادہ دوستی، جتنی زیادہ بڑی نافرمانی اتنی ہی بڑی دوستی، شرک سب سے بڑا گناہ ہے اور مشرک یعنی شرک کرنے والا انسان شیطان کا سب سے بڑا دوست ہے۔

شرک کرنے والے کا سب سے بڑا دوست کون ہے؟ شیطان ہے کیونکہ شیطان بہت خوش ہوتا ہے اور اس کے لیے شرک کے تمام راستے مزید خوبصورت بنا دیتا ہے اور وہ جب تک توبہ نہیں کرتا شیطان کے پیچھے چلتا رہتا ہے اور (نعوذ باللہ) اسی پر اس کا خاتمہ ہو سکتا ہے اگر اس نے اپنے آپ کو سنبھالا نہیں اور شیطان سے تعلق ختم نہیں کیا اور توبہ نہیں کی۔

اس لیے فرمایا: ﴿فَقَدْ خَسِرَ خُسْرَانًا مُّبِيْنًا﴾: ایک خسارہ ہوتا ہے اور ایک خُسران مبین ہوتا ہے، ایک نقصان ہوتا ہے ایک بڑا نقصان ہوتا ہے ایک سب سے بڑا نقصان ہوتا ہے، جو اللہ تعالیٰ کو دوست نہیں بناتا وہ شیطان کو دوست بناتا ہے اور شیطان کا دوست کبھی بھی فلاح نہیں پا سکتا، تو جب فلاح نہیں پا سکتا تو خسارے میں نقصان میں ہو گا۔ اور سب سے بڑا نقصان اُن ہی کو ہوتا ہے جن کی آخرت تباہ ہوتی ہے!

دیکھیں دنیا کا نقصان تو پورا ہو سکتا ہے کہ نہیں؟ ہو سکتا ہے، مال میں نقصان ہو گیا واپس آ سکتا ہے بیمار ہو گیا صحت آ سکتی ہے، نہیں؟! لیکن اگر دین چلا گیا کب واپس آئے گا؟! اگر ربّ ناراض ہو گیا نافرمانی کی وجہ سے اور شرک جیسی بڑی نافرمانی! کیونکہ بات دیکھیں اللہ تعالیٰ نے شیطان کے اس طریقے کو اور طور طریقے کو بہکاوے کو اور دوست بنانے کو کس سیاق اور سباق میں بیان فرمایا ہے؟

شرک جو سب سے بڑا جرم اور سب سے بڑا ظلم ہے۔

حقیقت میں اس انسان کو اللہ تعالیٰ کے بندوں کو اللہ تعالیٰ کو دوست بنانا چاہیے تھا، اللہ ولی ہے مومنوں کا، نہیں؟! (اللہ اکبر) حق تو یہ ہے اس لیے جو مومن ہیں اُن کا ولی اللہ ہے جس کے ایمان میں کمی ہے یا خرابی ہے یا ایمان باقی نہیں ہے شرک کی وجہ سے اس کا دوست طاغوت ہے اور شیطان ہے۔

پھر اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿يَعِدُهُمْ وَيُمَنِّيْهِمْ ۭ وَمَا يَعِدُهُمُ الشَّيْطٰنُ اِلَّا غُرُوْرًا ۝١٢٠﴾ (النساء:120)

﴿يَعِدُهُمْ﴾: وہ وعدہ کرتا ہے (شیطان اُن سے وعدے کرتا رہتا ہے)۔ ﴿وَيُمَنِّيْهِمْ ۭ﴾: اور امیدیں دلاتا رہتا ہے۔

﴿وَمَا يَعِدُهُمُ الشَّيْطٰنُ اِلَّا غُرُوْرًا ۝١٢٠﴾: اور شیطان وعدہ نہیں کرتا مگر صرف فریب اور دھوکا ہوتا ہے۔

شیطان کے وعدے فریب اور دھوکے کے سوا کچھ بھی نہیں ہیں اور یہ بد بخت لوگ شیطان کے وعدوں کو اور شیطان کی ان امیدوں کو قبول کر لیتے ہیں اور اپنے ربّ کو ناراض کر لیتے ہیں۔

شیطان کا وعدہ کیا ہے؟ اللہ تعالٰی کی نافرمانی۔

اور سزا: دنیا میں بے عزتی دنیا میں جو ہے ناتباہی اور نقصان اور آخرت میں سب سے بڑا نقصان جہنم اور سب سے بڑی رسوائی (نعوذ باللہ)۔

پھر اللہ تعالٰی کا ارشاد ہے:

﴿اُولٰٓىِٕكَ مَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ﴾(النساء:121) (یہی لوگ ہیں جن کا ٹھکانا جہنم ہے)

﴿وَلَا یَجِدُوْنَ عَنْهَا مَحِیْصًا ۝۱۲۱﴾ اور وہ اس سے بھاگنے کی جگہ نہیں پائیں گے (یعنی بچ نہیں سکیں گے جہنم کے عذاب سے)۔

دنیا میں مہلت دی اللہ تعالٰی نے توبہ کرنے کی، شیطان سے دوستی ختم کرنے کی اور رحمٰن کے ساتھ دوستی لگانے کی اللہ تعالٰی نے ساٹھ سترّ اس سے زیادہ اس سے کم سالوں کی زندگی دے دی تھی ساری زندگی تمہارے سامنے تھی پوری دنیا میں تم رہ سکتے تھے شیطان کو دوست بنائے رکھا مرتے دم تک (نعوذ باللہ)؛ اب اس کی سزا کیا ہے؟

﴿اُولٰٓىِٕكَ مَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ﴾: اُن کا ٹھکانا جہنم ہے۔

﴿وَلَا یَجِدُوْنَ عَنْهَا مَحِیْصًا﴾: اب جہنم سے نہ کبھی بھاگ سکیں گے نہ کبھی طاقت رکھتے ہیں جہنم سے نکلنے کی نہ بھاگنے کی اب جہنم کے عذاب سے بچ نہیں سکتے۔

دوسری طرف:

﴿وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ﴾ (النساء:122)

(اور وہ جو ایمان لائے اور انہوں نے اچھے عمل کیے ﴿وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ﴾)

﴿سَنُدْخِلُهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ﴾: ہم عنقریب انہیں ایسے باغات میں داخل کریں گے جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں۔

﴿خٰلِدِیْنَ فِیْهَاۤ اَبَدًا﴾: وہ ان باغات میں جن کے تلے نہریں بہتی ہیں ہمیشہ ہمیشہ کے لیے رہیں گے۔

﴿وَعْدَ اللّٰهِ حَقًّا﴾: اللہ تعالٰی کا وعدہ سچا ہے۔ شیطان کا وعدہ جھوٹا نکلا وہ جھوٹا ہے نا، شیطان نے جو تمہیں امیدیں دی تھیں تم سے جو وعدے کیے تھے سب جھوٹے نکلے اب جہنم کے عذاب کا مزہ چکھ رہے ہو۔

دوسری طرف جو اہلِ ایمان ہیں:

﴿وَعْدَ اللّٰهِ حَقًّا﴾: اللہ تعالٰی کا وعدہ سچا ہے اور حق ہے اور وہ ثابت ہوا ہے۔

﴿وَمَنْ اَصْدَقُ مِنَ اللّٰهِ قِیْلًا ۝۱۲۲﴾: اور اللہ تعالٰی سے زیادہ سچا کون ہو سکتا ہے (اللہ تعالٰی سے بڑھ کر کوئی سچا تو ہے نہیں نا)۔

شیطان سب سے بڑا جھوٹا ہے اُس کی بات کو تم لوگوں نے مانے رکھا دنیا میں اُس کے پیچھے چلتے رہے۔

اللہ تعالیٰ کی یہ پاک کتاب تمہارے پاس موجود تھی، اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی احادیث مبارکہ موجود تھیں اُس کے باوجود بھی اللہ تعالیٰ الرحمٰن الرّحیم اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جو سب سے عظیم نبی ہیں سب سے عظیم پیغمبر ہیں جنہوں نے اللہ تعالیٰ کے پیغامات کو کھول کھول کر مکمل وضاحت کے ساتھ بیان کرتے رہے ہیں ان سب کو چھوڑ دیا اور اس شیطان ملعون کی پیروی کرتے رہے!

اور جو اہل ایمان ہیں انہوں نے ایمان کا حق ادا کیا ہے اچھے اور نیک عمل کیے ہیں۔

ایمان کا حق ادا کیسے کیا ہے:

1-ارکان ایمان پر ایمان ہے اور جو عقیدے کے اصول ہیں اُن کے عقیدے کے اصول درست ہیں۔

2- منہج سلف الصالحین پر قائم ہیں جیسا کہ آیت نمبر 115 میں گزر چکا ہے: ﴿وَمَنْ يُّشَاقِقِ الرَّسُوْلَ﴾: اس کا حق ادا کیا ہے کہ سبیل المؤمنین اور منہج سلف الصالحین پر وہ چلتے رہے ہیں۔

3-قرآن اور سنت کو سمجھنے کا صحیح حق ادا کیا ہے۔

4-اور اللہ تعالیٰ کا وعدہ اُن کے لیے سچ ثابت ہوا ہے کہ اس وقت اُن کو جنت میں اللہ تعالیٰ نے داخل کر دیا ہے اور جنت میں جو باغات ہیں جنت کے جو نعیم ہیں جو حوریں ہیں جو بھی نعیم جنت میں اللہ تعالیٰ نے مقرر کیے ہیں وہ سب اُن کو مل رہا ہے بلکہ تمام لذتوں سے وہ خوش ہیں۔

5-اور یہ خوشخبری اُن کے لیے ہمیشہ کے لیے ہے یہ نعمتیں لذتیں ہمیشہ کے لیے ہیں۔

6-اور اللہ تعالیٰ کا وعدہ سچا ثابت ہوا ہے اور اللہ تعالیٰ نے ہمیشہ سچ فرمایا ہے اور اللہ تعالیٰ سے بڑھ کر کوئی سچا ہو نہیں سکتا۔

اور اس میں یہ بھی فائدہ ہے کہ:

1-جو شیطان کی پیروی کرنے والے ہیں جو شیطان کے دوست ہیں اُن کے لیے جہنم ہے جہنم کا ذکر ہے وعید کی آیت ہے۔

2-اہل ایمان کے لیے جنت کی خوشخبری ہے یہ وعد کی آیت ہے۔

اور عقیدے کے اصول میں سے اہل سنت والجماعت کے عقیدے کے اصول میں سے یہ اصول ہے کی ان دونوں قسم کی آیات پر اُن کا ایمان ہے، یہ عقیدے کا اصول اچھی طرح سمجھ لیں کہ یہ تب بنتا ہے جب دونوں ایک ساتھ بیان کی گئی ہوں کیونکہ واجب میں میں نے دیکھا ہے جو واجب میں نے دیا تھا کہ سورۃ النساء میں جو عقیدے کے اصول ہیں آپ نکالیں تو بعض ساتھیوں نے الگ الگ آیات سے یہ اصول نکالا ہے۔

اللہ تعالیٰ کی حکمت ہے کہ ان دونوں آیات کو ایک ساتھ اللہ تعالیٰ نے کیوں بیان کیا ہے؟ یعنی بات تو جہنم کی ہو رہی تھی نا شیطان کے بہکاوے کی ہو رہی تھی تو جہنم کا ذکر تو یہاں پر موضوع ہے ٹھیک ہے تو جنت کا اہل ایمان کا ذکر کیوں ہے جبکہ شیطان کے بہکاوے سے بچے ہوئے ہیں؟

تا کہ پتہ چلے اللہ تعالیٰ کی حکمت ہے کہ ان دونوں کو ایک ساتھ بیان کیا ہے تا کہ جو خوارج کے منہج والے لوگ ہیں جو وعید کی آیات کو مقدم کرتے ہیں اور دوسری طرف جو مرجئہ ہیں جو وعد کی آیات کو مقدم کرتے ہیں وہ ایسا نہ کریں اور اللہ تعالیٰ کی اس حکمت سے فائدہ اٹھا کر دیکھیں کہ اللہ تعالیٰ ان دونوں کو کیسے ایک جگہ پر بیان کیا ہے تا کہ وعد اور وعید دونوں پر عمل کیا جائے جیسا کہ اہل سنت والجماعت کا منہج ہے اور اُن کا عقیدہ ہے۔

تو اگر آپ نے یہ فائدہ عقیدے کے اصول میں سے کسی سورۃ کسی آیت میں سے نکالنا ہے تو اُس وقت ہو گا جب دونوں ایک ساتھ بیان ہوں گی اور قرآن مجید میں بے شمار جگہوں پر کئی جگہوں پر اللہ تعالیٰ نے ان دونوں کو ایک ساتھ جوڑا ہے اور یہ حکمت ہے (واللہ اَعلم)۔

آج کے درس میں اتنا کافی ہے اگلے درس میں ان شاءاللہ آیت نمبر 123 سے درس کا آغاز کریں گے اور حاضرین اور سامعین سے میری گزارش ہے کہ آنے سے پہلے ایک دفعہ پڑھ لینا ترجمہ آپ کے سامنے موجود ہے آپ ترجمہ پڑھ کر صرف آجانا پھر ان شاءاللہ تاکہ آپ کے لیے سمجھنے میں بھی آسانی ہو جائے۔

عظیم پیغامات ہیں اللہ تعالیٰ کی اس پاک کتاب میں اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں حق بات کرنے کی اور ان آیات کریمہ کو سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے اور ان پر عمل کرنے کی بھی توفیق عطا فرمائے (آمین)؛ واللہ اَعلم۔

سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ ، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوبُ إِلَيْكَ

یہ رسالہ ڈاکٹر مرتضی بن بخش (حفظہ اللہ) کے آڈیو درس 004-24: سورۃالنساء کی مختصر تفسیر (آیات:117-122) سے لیا گیا ہے۔ سبق لسانی اور تعبیر کی غلطی کو درست کر دیا گیا ہے۔ قارئین کرام سے گزارش ہے کہ اگر کوئی اور غلطی نظر آئے تو ضرور آگاہ کریں اور اس خیر کے کام میں شامل ہو جائیں۔

mp3 Audio